المنقذ کا عرب ممالک میں نہایت اعلیٰ اور معیاری عربی ایڈیشن چھپ چکا ہے۔ مگر پاکستان کے اہلِ علم حضرات کو شاید وہ آسانی سے فراہم نہ ہو سکتا ہو۔ محکمۂ اوقاف نے پاکستان میں طبع کرا کر اس خیر کو عام کرنے کا قابلِ قدر کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ محکمۂ اوقاف کے جناب ڈاکٹر رشید جالندھری صاحب نے تصحیح کا کام سرانجام دیا ہے۔ اور جگہ جگہ حواشی بھی لکھے ہیں۔ ایک مختصر مقدمہ بھی تحریر کیا ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ امام غزالیؒ نے المنقذ میں جو کچھ بیان کیا ہے اس میں اور سینٹ اوغسطین کے اعترافات اور ٹالسٹائی کے افکار میں بعض پہلوؤں سے مماثلت پائی جاتی ہے۔ اس مختصر سے مقدمے میں ڈاکٹر صاحب کو یہ بحث چھیڑ دینا قاری کو الجھن میں ڈال سکتا ہے۔ اگر امام غزالیؒ کا مذکورہ دونوں شخصیتوں سے کسی پہلو سے موازنہ درکار تھا تو اس پر بھرپور بحث کی جانی چاہیے تھی۔

حدیثِ رسولؐ کا تشریعی مقام | تالیف: ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی مرحوم۔ ترجمہ: پروفیسر غلام احمد حریری۔ ناشر: ملک برادرز کارخانہ بازار لائل پور۔ صفحات ۴۴۰۔ قیمت ۱۵/- روپے۔ کتابت، طباعت آفسٹ

حدیثِ رسولؐ کا تشریعی مقام، ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی مرحوم کی عربی کتاب "السنتہ ومکانتہا فی التشریع الاسلامی" کا اردو ترجمہ ہے۔ موصوف دنیائے اسلام کی اُن معدودے چند شخصیات میں سے ایک ہیں جنہیں دورِ جدید میں مخالفینِ اسلام ۔ مستشرقین اور ان کے مقلدین ۔ کی مذموم مساعی کا سدِّباب کرنے کی سعادت ملی۔ یہ حقیقت ہے کہ مشرق و مغرب کے تمام باطل پرست اور اباحیت پسند اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ اسلام کی تعلیمات کو مسخ کرنے کی کوئی صورت اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ ارشاداتِ رسول کو بے اصل یا کم از کم مشتبہ نہ بنا ڈالا جائے۔ چنانچہ اس کارِ تشکیک کو انجام دینے کے لیے کبھی احادیث کا انکار یہ کہہ کر کیا گیا کہ یہ خلافِ عقل ہیں کبھی انہیں ترقی کی راہ کا روڑا سمجھ کر مسترد کر دیا گیا۔ اور کبھی تحقیق کے نام پر تحریف و تنسیخ کا کھیل کھیلا گیا۔ اس کام میں نام نہاد مسلم مفکرین علاؤ علیبائی اور یہودی مستشرقین بھی پیش پیش ہیں۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں سباعی مرحوم نے انہیں مستشرقین اور ان کے متبعین کی خوب خبر لی ہے۔ اور حدیثِ رسولؐ کا کامیابی کے ساتھ دفاع کیا ہے۔ کتاب کے تین ابواب ہیں۔ پہلے باب میں سنت کا معنی و مفہوم، وضعِ حدیث کے اسباب و محرکات اور اس کی تردید و مذمت میں علماء کی مساعی کی

تفصیل ملتی ہے۔ دوسرے باب میں حدیثِ نبوی پر قدیم و جدید معترضین کے اعتراضات کا جائزہ لیا گیا ہے اور تحقیق کے خوب جوہر دکھائے گئے ہیں۔ کتاب کا یہ حصہ سب سے زیادہ جاندار ہے اور تقریباً سوا تین سو صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ تیسرے باب میں قرآن و حدیث کا باہمی تعلق اور احکامِ قرآن و سنت کے نسخ سے متعلق بعض مباحث بالاختصار ملتے ہیں۔ آخر میں ائمہ اربعہ اور صحاحِ ستہ کے مؤلفین کے مختصر حالاتِ زندگی درج کیے گئے ہیں۔

کتاب کے اوّل و آخر میں کہیں بھی فصول و ابواب کی صفحہ وار فہرست نہیں دی گئی جس سے اخذ و استفادہ میں دشواری پیش آتی ہے۔

حدیثِ رسولؐ کا تشریعی مقام بلاشبہ ان چند بہترین کتب میں سے ایک ہے جن میں حُجّیتِ حدیث کا اثبات کرتے ہوئے مخالف حلقوں کے اعتراضات کا علمی جواب دیا گیا ہے۔ اور بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ تالیف اسلامی لٹریچر میں قابلِ قدر اضافہ ہے۔ جناب غلام احمد حریری کا اردو ترجمہ نہایت شگفتہ اور رواں ہے۔ اس پیش کش پر مصنف، مترجم اور ناشر سبھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

(بقیہ اشارات)

اسے ہماری بدقسمتی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ ہم جن نمائندوں کو اس غرض کے لیے منتخب کرتے ہیں کہ وہ قراردادِ مقاصد کی روشنی میں ملک اور قوم کو آگے بڑھائیں وہ اس متعین نصب العین کو نظر انداز کر کے بعض ایسے مقاصد کی تکمیل کے لیے ہاتھ پاؤں مارنا شروع کر دیتے ہیں جو اس نصب العین کی بالکل ضد ہیں۔ کیا اس طرزِ عمل کو کوئی باضمیر شخص پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے؟ تمام وہ ممالک جن میں جمہوری نظام رائج ہے وہاں عوامی نمائندے انتخابات کے ذریعے بدلتے رہتے ہیں لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی انتخاب میں کامیاب ہونے والے نمائندوں نے ان تصورات ہی پر تیشہ زنی کا عمل شروع کر دیا ہو جو ان ممالک اور قوموں کے